Rigd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲½ "

جلد ۳	۲۲ صلح ۱۳۲۸ھش	۲۱ ربیع الاول ۱۳۶۸ھ	۲۲ جنوری ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۱ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

جنرل چیانگ کائی شیک نے استعفےٰ دے دیا

کمیونسٹ دارالحکومت سے صرف ۱۳ میل دور رہ گئے

نانکن ۲۱ جنوری کمیونسٹوں نے سرکاری فوج کو پیچھے ہٹا کر مزید تین شہروں پر قبضہ کر لیا ہے ان میں سے ایک شہر نانکن سے صرف ۱۳ میل دُور ہے۔ چین کی سرکاری حکومت نے کمیونسٹوں سے صلح کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ مگر انہوں نے کوئی صورت تسلیم نہیں کی۔

بی۔بی۔سی نے آج شام اعلان کیا۔ کہ جمہوریہ چین کے صدر جنرل چیانگ کائی شیک مستعفے ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے اختیارات نائب صدر کو سونپ دئے ہیں۔ وُہ اپنے گاؤں روانہ ہو گئے ہیں۔

پندرہ امریکی مبصر بہت جلد کراچی پہنچ جائینگے

لیک سکیس ۲۱ جنوری۔ امریکہ کی طرف سے پندرہ فوجی مبصر کشمیر کے لئے روانہ ہو گئے ہیں امید ہے وُہ اس ہفتہ کے آخر تک کراچی پہنچ جائینگے۔ اس کے بعد دوسرے ملکوں کے مبصروں کے بھی چلا آنے کی توقع ہے۔ کشمیر کمشن کے اراکین بھی لندن سے ہوتے ہوئے بہت جلد یہاں پہنچ جائیں گے۔

بیگم لیاقت علیخاں کی مصروفیات لاہور ۲۱ جنوری آج بیگم لیاقت علیخاں نے ودمن ہوم کا معائنہ فرمایا یتیموں اور بیواؤں سے محبت اور ہمدردی بھری گفتگو کی گنگارام رفیوجی ہوم میں خطاب کرتے ہوئے بیگم لیاقت علیخاں نے کہا مشرقی پنجاب کے مہاجرین کو

تجارتی وفود کی آمد

کراچی ۲۱ جنوری۔ امید ہے اگلے ہفتے دو غیر ملکی تجارتی وفد کراچی آئینگے۔ جو اٹلی اور پولینڈ کے ہونگے

مہاجرین کو زمینیں دینے کیلئے

ادارہ کا قیام

لاہور ۲۱ جنوری حکومت مغربی پنجاب نے پناہ گزینوں کو باقاعدہ زمینیں دینے کے لئے ایک بہت بڑا ادارہ قائم کیا ہے جو ۱۳۔ اضلاع کے افسران آبادکاری اور عملہ پر مشتمل ہوگا۔ یہ ادارہ مطبوعہ فارموں پر درخواستیں لے گا۔ جن کی قیمت صرف ایک آنہ ہے۔ وُہ لوگ جن کے پاس مشرقی پنجاب۔ مشرقی پنجاب کی ریاستوں اور صوبہ دہلی میں زمینیں تھیں۔ صرف انہی کو زمینیں مل سکینگی۔

وزیر اعظم ہالینڈ کا بیان

بٹاویہ ۲۱ جنوری۔ ہالینڈ کے وزیر اعظم انڈونیشیا کا دَورہ کرنے کے بعد واپس پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ ان سے یہ امید پیدا ہو گئی ہے کہ گفت و شنید کے خوشکن نتائج بر آمد ہوں گے۔

امید ہے آج سلامتی کونسل میں بھی انڈونیشیا کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔

سر تیج بہادر سپرو چل بسے

الہ آباد ۲۱ جنوری۔ سر تیج بہادر سپرو کل رات الہ آباد میں چل بسے۔ وُہ پہلے ہندوستانیوں میں سے ہیں۔ جو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر منتخب ہوئے۔ ان کا پیشہ وکالت تھا وُہ عربی۔ فارسی اور اردو کے بہت بڑے عالم تھے وُہ ہمیشہ کہا کرتے تھے۔ کہ اردو ہندوؤں اور مسلمانوں کی

یہودیوں اور مصریوں میں صلح کی گفتگو ٹوٹ گئی

قاہرہ ۲۱ جنوری۔ یہودیوں اور مصریوں کے درمیان صلح کی جو گفت و شنید ہو رہی تھی اس میں پھر تعطل پیدا ہو گیا ہے اور تعلقات میں کشیدگی رونما ہو گئی ہے۔ یہودی اپنی اس بات پر مصر ہیں کہ مصری نجب کا سارا علاقہ بشمول غازہ خالی کر دیں۔ مصریوں نے اس کے مقابلہ میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ صلح ہونے تک یہ علاقہ اتحادی نگرانی میں دے دیا جائے یا استصواب کے ذریعہ فیصلہ کرا دیا جائے کہ وُہ علاقہ مصر کے ساتھ الحاق کرنا چاہتا ہے یا اسرائیل سے ملنا چاہتا ہے۔ مگر یہودیوں نے کوئی تجویز قبول نہیں کی۔

جمہوری گوریلا دستوں کی شدید مزاحمت

لندن ۲۱ جنوری۔ یہاں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ اُن سے پتہ چلتا ہے کہ جاوا کی لڑائی میں جمہوری گوریلا دستے کافی مزاحمت کر رہے ہیں۔ اور ولندیزیوں کو شدید اور مستحکم مخالفت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جو گوریلا دستے مشرقی جاوا میں سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ وُہ رسل و رسائل کو منقطع کر رہے ہیں اور کمین گاہیں اسقدر ذہانت کیساتھ بنائی ہیں کہ ولندیزی بغیر مسلح کنوائے کے سفر نہیں کر سکتے۔ ولندیزی فوجوں کو رات کے وقت حملے کر کے تنگ کیا جاتا ہے گوریلا دستے بہت سے ولندیزی مقبوضہ علاقے میں داخل ہو گئے ہیں۔ وُہ پلوں کو اڑا رہے ہیں اور حملے کر کے ولندیزیوں کا کافی جانی نقصان کر رہے ہیں۔

جزیرہ بانکا میں جمہوری لیڈروں کیجانب کا جو انکشاف اقوام متحدہ کی کمیٹی نے کیا ہے اسکی بناء پر بتایا ہے میں ولندیزیوں کے وقار کو کافی دھکا لگا ہے یہ انکشاف ولندیزی وقار کیلئے دو طرح سے نقصان دہ ہے۔ اوّل تو یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ جمہوری لیڈروں کی اکثریت کو جزیرہ بانکا کی بجائے سماٹرا میں نظر بند کیا ہوا ہے حالانکہ ولندیزی مندوب نے سلامتی کونسل میں یہ بیان دیا تھا کہ تمام لیڈروں کو بانکا میں نظر بند رکھا ہے۔ دوسرے انہیں جسمانی طور پر تکلیف دی جاتی ہے۔

بلوچستان کا نیا ایجنٹ جنرل

کوئٹہ ۲۱ جنوری۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ گورنر جنرل کے ایجنٹ اور بلوچستان کے چیف کمشنر کی حیثیت سے مسٹر سی۔ اے۔ جی۔ سیوج سے چارج لینے کے لئے صوبہ سرحد کے پولیٹکل ریذیڈنٹ صاحبزادہ میجر خورشید کے ۲۸ جنوری کو کوئٹہ پہنچنے کی توقع ہے (استار)

سنگھ کی ستیہ گرہ کا خاتمہ

بمبئی ۲۱ جنوری راشٹریہ سیوک سنگھ کے ناظم نے کل ایک اعلان کیا جسمیں سنگھ کی ستیہ گرہ کو ختم کر دینے کا فیصلہ سنایا۔

روزگار دلانے والے محکمہ کی مساعی

لاہور ۲۱ جنوری۔ نومبر ۱۹۴۸ء کے دوران میں پاکستان کے دفاتر روزگار کے ذریعے ۶۸۴۴۔ افراد کی ملازمت کا بندوبست کیا گیا۔ اکتوبر ۱۹۴۸ء میں ملازم ہونے والوں کی تعداد ۵۳۴۹ تھی۔ اس طرح ۱۵۔ اگست ۱۹۴۷ء سے ایسے کل افراد کی تعداد ۴۶۸۵۴۶ تک پہنچ گئی۔ نومبر کے دوران میں قریباً ۱۶۰۰۰۔ افراد کے نام درج رجسٹر ہوئے اور ایسے کل افراد کی تعداد ۲۶۹۵۴۶ تک پہنچ گئی۔ محکمہ بحالیات و ملازمت نے پاکستان میں ۳۸ تربیتی مرکز کھول رکھے ہیں۔ جہاں صنعتی اور پیشہ وارانہ ٹریننگ دی جاتی ہے ۳۰ نومبر کو زیر تربیت افراد کی تعداد ۱۹۱۳ تھی۔

مہاجرین کیلئے مصنوعی اعضاء

لاہور۔ ۲۱ جنوری وُہ مہاجرین جن کے بعض اعضاء فسادات کے دنوں میں کٹ گئے تھے ان کے لئے حکومت مغربی پنجاب نے مصنوعی اعضاء مہیا کئے ہیں حاجتمند مہاجرین میو ہسپتال لاہور کو اپنی ضرورت سے مطلع کریں

* مشترکہ زبان ہے یہ کبھی تقسیم نہیں ہو سکتی انہوں نے ہندو مسلم اتحاد کیلئے بھی بہت کوشش کی۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ مکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

غیر ملکی سفیر نانکنگ کو خیر باد کہنے کے لئے تیار نہیں ہیں

روسی سفیر اور اسکے ساتھیوں کا مشکوک رویہ

نانکنگ ۲۱ جنوری۔ اطلاع مظہر ہے کہ نانکنگ میں ہندوستانی سفیر نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے۔ کہ خواہ حکومت چین کینٹن کیوں نہ چلی جائے۔ وہ وہیں رہے گا۔ برطانیہ۔ کناڈا۔ آسٹریلیا کے سفیر بھی اپنی اپنی حکومتوں کے سامنے یہ تجویز پیش کرنے پر راضی ہو گئے ہیں۔ کہ چین کی حکومت کے ساتھ منتقل ہونیکی بات کو مسترد کر دیا جائے۔ برما۔ فلپائن۔ مصر۔ سیام اور افغانستان کے سفارت خانوں نے بھی نانکنگ سے روانہ ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ اگر کمیونسٹوں نے جنگ بند کر دینے کی اپیل کو مسترد کر دیا۔ تو توقع ہے کہ چینی حکومت منتقل ہو کر کینٹن چلی جائے گی۔ مبصرین کا خیال ہے کہ کمیونسٹوں کو جنگ بند کرنے سے بہت کم فائدہ پہنچیگا۔

خطرہ ہے کہ جب نانکنگ کے ۲۰ لاکھ باشندوں کو یہ معلوم ہوگا کہ شہر کو واقعی اس کی قسمت پر چھوڑا جا رہا ہے۔ تو وہ فساد کر دینگے۔ معلوم ہے کہ روس۔ پولینڈ اور زیکوسلاکیہ کے نمائندوں نے حکومت کے ساتھ چلنے کی آمادگی ظاہر کی ہے۔

اور مبصروں کا بیان ہے کہ اس آمادگی سے روس محض اپنی مشاہدہ گاہیں قائم کرنا چاہتا ہے۔ کہ جہاں سے وہ قوم پرستوں کی آخری طاقت کو ٹوٹتا ہوا دیکھ سکے۔

فارموسا کی اطلاعات مظہر ہیں کہ اس بات کے ثبوت مہیا ہوتے جا رہے ہیں۔ کہ جنرل ہموچیانگ کائی شیک جلد ہی اپنا ہیڈ کوارٹر وہاں قائم کرینگے لیکن حکومت نے اس کی تردید کر دی ہے۔ (اسٹار)

فلسطین کے ٹیکنیکل ماہرین کو شام میں ملازمتیں دے دی گئیں

دمشق ۲۱ جنوری۔ شام کی وزارت مواصلات اور ورکس نے فلسطین کے بہت سے ٹیکنیکل ماہرین کو ملازمتیں دے دی ہیں۔ ان میں ۱۲۲ انجنیئر بھی ہیں۔ جنکو ۵۰۰ شامی پونڈ ماہانہ تنخواہ دی جائیگی ان کی تقسیم مختلف محکموں میں کر دی گئی ہے۔ (اسٹار)

ایشیائی کانفرنس کے متعلق نحاس پاشا کے تاثرات

قاہرہ ۲۱ جنوری۔ مصطفےٰ النحاس پاشا نے وفد پارٹی کے صدر کی حیثیت سے پنڈت نہرو کو ایک برقیہ روانہ کیا ہے۔ جس میں نئی دہلی کی ایشیائی کانفرنس کی کامیابی کی خواہش کا اظہار کیا گیا ہے۔ انہوں نے انڈونیشیا میں ولندیزی اقدام کو استبدادی ملوکیت پسندی قرار دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اگر کانفرنس کامیاب رہی۔ تو یہ بین الاقوامی انجمنوں کے لئے ایک مثال قائم کر دے گی۔ (اسٹار)

مشرق بعید کے لئے ہوائی سروس

نئی دہلی ۲۱ جنوری۔ ہمالیہ ایئرویز کے زیر انتظام بھارت ائیرویز کو ہندوستان اور مشرق بعید کے درمیان ہوائی سروس جاری کرنے کے لئے ۱۰ سال کے لئے اجازت نامہ جاری کیا گیا ہے۔ اس میں جاپان اور چین بھی شامل ہیں۔ (اسٹار)

ترکی اپنے دفاع کو مضبوط کر رہا ہے

انقرہ ۲۱ جنوری۔ ترکی اپنے دفاع کو مضبوط کر رہا ہے۔ حکومت نے باسفورس کے علاقہ میں ہوائی حملہ سے بچاؤ اور اینٹی ایئر کرافٹ کے دفاع کا طریقہ پھر نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہوائی حملہ سے بچنے کی تربیت جلد ہی استنبول میں شروع ہو جائیگی۔ انہیں چھاپہ برداروں کو پکڑ لینے کی تربیت بھی دی جائیگی۔ نیز ہوم گارڈز بھی تیار کئے جائینگے۔ جو فوجی عمر سے تجاوز کئے ہوئے اشخاص پر مشتمل ہونگے

حیدر آباد نے دیوناگری رسم الخط تسلیم کر لیا

نئی دہلی ۲۱ جنوری۔ حیدر آباد نے حال ہی میں ہندوستانی کو ایک سرکاری زبان بنانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس نے اب دیوناگری رسم الخط کو بھی تسلیم کر لیا ہے۔ عثمانیہ یونیورسٹی کے لئے آئندہ جس قدر کتابیں لکھی جائیں گی۔ وہ ہندوستانی میں ہونگی اور اردو اور دیوناگری دونو رسم الخط استعمال کئے جائیں گے۔ (اسٹار)

چودھری محمد ظفر اللہ خاں اور مسٹر ایدھم کی ربوہ میں تشریف آوری

ربوہ ۱۷ ماہ صلح۔ آج دوپہر آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب وزیر خارجہ پاکستان انڈونیشین نمائندے مسٹر ایدھم کے ہمراہ بذریعہ کار ربوہ تشریف لائے۔ گو آپ کی تشریف آوری کی پہلے اطلاع نہ تھی۔ تاہم اہالیان ربوہ فوراً اپنے معزز مہمانوں کا خیر مقدم کرنے کے لئے اکٹھے ہو گئے۔

جناب چودھری صاحب نے سب دوستوں سے مصافحہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ میری دیر سے خواہش تھی کہ میں اس جگہ آؤں سو الحمد للہ کہ آج خدا تعالےٰ نے یہ خواہش پوری فرما دی۔

نماز ظہر ادا کرنے کے بعد آپ اراضی ربوہ اور تعمیر مکانات کے سلسلے میں متعلقہ اصحاب سے گفتگو فرماتے رہے۔ آپ نے تعمیرات کا مجوزہ نقشہ بھی ملاحظہ فرمایا۔ تھوڑی دیر کے لئے آپ احمد نگر میں تشریف لے گئے۔ جہاں پر جماعت احمدیہ کا عربی کالج اور سکول عارضی طور پر قائم کئے گئے ہیں۔ طلباء کی خواہش پر آپ نے مختصر سی تقریر کرتے ہوئے انہیں نصیحت فرمائی کہ خواہ تنگی ہو یا فراخی بہر حال ہمیں ہر حالت میں اللہ تعالےٰ کی رضا پر راضی رہنا چاہیئے کہ یہی اصل تقویٰ ہے۔

انڈونیشین نمائندہ مسٹر ایدھم نے خیموں پر مشتمل آبادی کے مختلف فوٹو لئے۔ آپ نے یہاں کی مٹی کو دیکھکر فرمایا۔ یہ زمین تو کسی کام کے قابل معلوم نہیں ہوتی۔ کیوں نہ حکومت سے کوئی اور موزوں زمین رہائش کے لئے حاصل کی گئی۔ اس پر آپ کو بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ حکومت پر بوجھ ڈالنا نہیں چاہتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ گو مشرقی پنجاب میں ہمیں سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے تاہم ہم نے حکومت پر بوجھ نہیں ڈالا۔ حتی کہ آبادی کے لئے ایک زمین قیمتاً حاصل کی ہے جسے کوئی بھی آباد کرنے کی جرأت نہ کرتا تھا۔ (سکرٹری انتظامیہ کمیٹی ربوہ)

گمشدہ بچے کی تلاش

محمد اسحاق عمر آٹھ سال رنگ گندمی۔ نقش پتلے۔ آٹھ دس دن سے منٹگمری سے گم ہے جسکو ملے وہ منٹگمری انصار گلی مکان ۲۷، حوالہ مہربی بی صاحبہ کے پاس بھجوا دیں۔ سفر خرچ ادا کر دیا جائے گا۔ یا مجھے اس پتہ پر مطلع فرمائیں۔

محمد اسمٰعیل ۶۵ ٹمپل روڈ لاہور

اطلاع

چونکہ اس ہفتہ بوجہ خطبہ جمعہ شائع نہ ہو سکنے کے خطبہ نمبر کے خریداروں کو پرچہ نہیں بھجوایا جا سکا۔ اسلئے یہ پرچہ بجائے خطبہ نمبر ارسال کیا جا رہا ہے۔ آئندہ بھی اگر کسی وجہ سے دوران ہفتہ میں خطبہ نہ شائع ہو سکا۔ تو ہفتہ کے روز شائع ہونے والا پرچہ خطبہ نمبر کی بجائے بھجوایا جایا کرے گا۔ انشاء اللہ خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب پیشانی پر درج شدہ نمبر (خطبہ) کے مطابق اپنا فائل مکمل فرما سکتے ہیں۔ - مینجر

بقیہ صفحہ ۳

اس لئے ان کے مطالبات بھی اسی رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ جس رنگ کی زندگی وہ صدیوں سے گزار رہے تھے۔ اپنی قدیم عادتیں چھوڑنا اور نئی اختیار کرنا ان کی طبیعتوں پر ناقابل برداشت بوجھ محسوس ہوتا تھا۔ اس لئے ان میں سے بہت سی اس حقیقی زندگی کی نعمتوں سے محروم رہ گئے۔ جس کا پیغام اللہ تعالےٰ کا یہ برگزیدہ ان کے لئے لایا تھا۔ انہوں نے چاہا کہ اللہ تعالےٰ ان کی مرضی کرے لیکن اللہ تعالےٰ ان کی مرضی کے تابع نہیں تھا۔ اس نے اپنی مرضی کی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا۔ کہ جو کچھ وہ دنیا کو دینا چاہتا ہے وہی اسکے لئے مفید ہے۔ انسانی زندگی کی منزل مقصود اسی راستہ پر چل کر مل سکتی ہے۔ جو اس نے معین کی ہے۔ کیونکہ اسی نے انسانی زندگی بنائی ہے۔ اور اسی نے اسکی منزل مقصود متعین کی ہے

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا پھر جادہ مستقیم سے ہٹ گئی ہے۔ اور زندگی کے نقشہ سے بہت دور جا پڑی ہے۔ انسانی زندگی کی منزل مقصود اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو چکی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آج بھی جب اللہ تعالےٰ کے ایک مامور نے دعوت الی الحق کا نعرہ بلند کیا ہے۔ تو دنیا اپنے ان بتوں کو لے کر اسکے مقابلہ کے لئے میدان میں نکل آئی ہے۔ جن کی پرستش وہ کر رہی ہے۔ آج کے بت پرست بھی اسی قسم کے مطالبات کرتے ہیں۔ جس قسم کے مطالبات بنی اسرائیل نے حضرت موسےٰ علیہ السلام سے کئے تھے۔ جس قسم کے مطالبات قریش نے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کئے تھے۔ آج بھی مطالبات کرنے والے کہتے ہیں۔ کہ نصر من اللہ وفتح قریب کے جو وعدے ہیں وہ کیوں فوراً پورے نہیں ہوتے۔ کیوں مغربی اقوام فوراً اسلام کے آگے جھک نہیں جاتیں۔ کیوں ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون کی پیشگوئی آنًا فانًا پوری نہیں ہوتی یہ مطالبات کرنے والے بھی پہلوں کی طرح ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کو اپنی مرضی پر چلانا چاہتے ہیں۔ لیکن آج بھی اللہ تعالےٰ اسی طرح اپنی مرضی کرے گا۔ جس طرح اس نے پہلے کی۔ اور کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی کا وعدہ اسی طرح پورا ہوگا۔ جس طرح پہلے ہوتا رہا ہے۔

کلکتہ میں فوج طلب کر لیگئی

کلکتہ ۲۰ جنوری: - آج آتشزنی کے چار واقعات ہوئے دو لسبوں کو بھی آگ لگا دی گئی - باں گھاٹ کے علاقہ میں ٹراموں کو شدید نقصان پہنچایا گیا - ٹالی گنج کے علاقہ میں دو ٹراموں کو آگ لگا دی گئی - لیکن اس آگ پر فوراً قابو پا لیا گیا - پچھلے دنوں کی گڑ بڑ سے جو متاثر ہوئے ہیں - وہاں چار سو کانگرسی رضاکار متعین کر دیئے گئے ہیں - ہیرسن روڈ کے علاقہ میں ٹراموے سروس بالکل بند کر دی گئی ہے - یہاں فساد کا زور ہے - فوج طلب کر لی گئی ہے -

روزنامہ

الفضل

۲۱ جنوری سنہ ۱۹۴۹ء

انبیاء علیہم السلام سے مطالبات

جب حضرت موسےٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو اللہ تعالےٰ کی طرف بلایا۔ اور ان کو اللہ تعالےٰ اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کے لئے کہا۔ تو بنی اسرائیل نے مطالبہ کیا کہ لن نومن لک حتیٰ نری اللہ جھرۃ یعنی جب تک ہم اللہ تعالےٰ کو ظاہر طور پر نہ دیکھ لیں گے۔ اس وقت تک ہم تم پر ایمان نہ لائیں گے۔ بنی اسرائیل کا یہ مطالبہ بعینہٖ اسی طرح کا مطالبہ تھا جس طرح کا مطالبہ عموماً انبیاء علیہم السلام کی قومیں کرتی چلی آئی ہیں۔ چونکہ وہ لوگ دنیا اور رسومات کے طلسمات میں بری طرح پھنسے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے سیدھے راستے سے گمراہ ہو کر مشرکانہ پگڈنڈیوں کی بھول بھلیوں میں آوارہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دعوت الی اللہ ایک نئی چیز ہوتی ہے اور چونکہ راہبوں اور پروہتوں نے اپنے مفاد کے لئے انہیں طرح طرح کی عجوبہ کاریوں اور شعبدہ بازیوں سے اپنے دام میں گرفتار کر رکھا ہوتا ہے۔ اس لئے اس نئے داعی سے بھی وہ اسی قسم کی عجوبہ کاریوں اور شعبدہ بازیوں کی توقع رکھتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالےٰ کے فرستادہ ان کو ان دیکھے خدا پر ایمان لانے کے لئے بلاتے ہیں۔ اور ان کو وہ لائحہ عمل اختیار کرنے کے لئے دعوت دیتے ہیں۔ جو وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کے لئے لاتے ہیں۔ تو چونکہ وہ اس کی حقیقت نہیں سمجھتے۔ اور محض چند ظاہری رسومات ادا کر لینے ہی کو مذہب کا معراج اور اپنی نجات کا ذریعہ خیال کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں جدوجہد کی یہ نئی زندگی اپنی سہل انگاریوں اور تن آسانیوں کی زندگی کے مقابلہ میں سخت مشکل معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ اپنی قدیم عادات کے مطابق سمجھتے ہیں۔ کہ یہ نیا داعی بھی کوئی راہب اور پروہت ہی ہے۔ اگر یہ سچا ہے۔ اور اگر واقعی اتنی قدرتوں والے خدا ہی نے اسکو بھیجا ہے۔ تو اسکو بھی دوسرے پروہتوں کاہنوں سے بڑھ کر نہیں تو کم از کم ان کے برابر ہی معجزے دکھانے چاہئیں۔

یہی وجہ ہے بنی اسرائیل نے جو حضرت یوسف علیہ السلام کے حقیقی دین سے ہٹ گئے ہوئے تھے۔ اور کاہنوں کے پھندوں میں پھنسے ہوئے تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فرستادہ حضرت موسےٰ علیہ السلام سے مندرجہ بالا مطالبہ کیا۔ وہ ایک مدت سے مصر کے بت پرستوں میں رہتے چلے آئے تھے۔ جو ملک کے مالک بھی تھے۔ اور جن کے سامنے ان کی حیثیت غلاموں سے زیادہ نہیں رہی تھی۔ اس لئے لازماً ان کے طور و طریق بھی بت پرستانہ ہو چکے تھے۔ ان کی ذہنیت بھی ظاہر پرست ہو چکی تھی۔ وہ بھی انہی بتوں کے آگے سجدہ کرنے لگے تھے۔ جن کو ان کے آقا پوجتے تھے۔ بتوں کی طاقتوں کا ان کے دلوں پر بھی وہی اثر تھا۔ جو دوسرے بت پرستوں کے دلوں پر تھا۔ وہ دیوتاؤں کو ظاہری آنکھوں سے دیکھنے کے عادی تھے۔ اس لئے ایک ایسے قادر مطلق خدا کا تصور از سر نو ان کے دلوں میں بیدار کرنا آسان نہیں تھا۔ جو ظاہری آنکھوں سے نظر نہ آسکتا تھا۔ کیونکہ ان کو یقین نہ آتا تھا کہ کوئی ایسی ہستی ہو سکتی ہے۔ جو آنکھوں سے نظر تو نہ آتی ہو۔ مگر اتنی لامحدود طاقتوں اور اوصاف کی مالک ہو۔ جو طاقتیں اور اوصاف ان ہی میں سے ایک معمولی انسان بیان کرتا ہے۔ اور جس کا بھیجا ہوا وہ اپنے آپ کو بتاتا ہے۔ جس کا دعوےٰ ہے کہ وہ ان کو غلامی کی پستی سے اٹھا کر حکمرانی کے اوج پر لے جائے گا۔ اسکے برخلاف وہ بظاہر جو کچھ دیکھتے تھے۔ وہ نہ ختم ہونے والی صرف جدوجہد تھی۔ محنت اور مشقت کی زندگی تھی۔ سفر کی مشکلات تھیں۔ بھوک اور تکان کی مصیبتیں تھیں۔ اس لئے ان کو قدم قدم پر شک پڑ جاتا تھا اور مدت کی غلامی کی وجہ سے ان کی ہمتیں پست ہو چکی تھیں۔ ان کی طبیعتیں ان مصائب کا مقابلہ نہ کر سکتی تھیں۔ جو اس نئے راستہ میں ان سے دوچار ہو گئی تھیں۔ وہ یہ خیال نہیں کر سکتے تھے۔ کہ یہی مصیبتیں یہی کٹھن سفر یہی محنت و مشقت کی زندگی یہی بھوک اور تکان درحقیقت اس نسخہ کے اجزا ہیں جو ان کی بیماریوں کا تیر بہدف علاج ہے۔ اور ان کو ذلت کے اس گڑھے سے باہر نکالنے کے لئے جس میں وہ گرے پڑے تھے اللہ تعالےٰ نے یہی تدبیر کی ہے۔ وہ تو صرف اپنی تکالیف ہی کا احساس رکھتے تھے۔ ان کے مقابلہ میں ان کو اپنی قدیم تن آسانی کی زندگی اگرچہ وہ کتنی ہی ذلت کے ساتھ بسر ہوتی تھی اچھی معلوم ہوتی تھی۔ ان کی حالت اس افیمی کی سی تھی۔ جس سے افیم کی ڈبیہ چھین لی جائے اور اسے وقت پر اسکو گولی نہ ملے۔ یہی وجہ ہے کہ جب سامری نے سونے کا بچھڑا بنا کر ان کی آنکھوں کے سامنے رکھ دیا۔ تو وہ اسکو پوجنے کے لئے اسی طرح ٹوٹ پڑے۔ جس طرح وہ افیمی اپنی ڈبیہ کے دوبارہ ملنے پر اس پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ ان کی طبیعت کی یہی افتاد تھی۔ جس نے ان سے حضرت موسےٰ علیہ السلام سے یہ مطالبہ کرایا کہ جب تک ہم تیرے خدا کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں گے۔ اس وقت تک ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے۔ بیشک وہ عروج کے طالب تھے۔ لیکن وہ اسکے لئے کوئی جدوجہد نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اگر اللہ تعالےٰ ان کو پستی سے نکال کر عروج پر پہونچانا چاہتا ہے۔ اور اس کے لئے ان سے اتنی تکلیف دہ محنت و مشقت اور جدوجہد طلب کرتا ہے۔ تو کم از کم ہمیں یہ تو یقین ہونا چاہیئے۔ کہ واقعی کوئی ایسا خدا موجود بھی ہے کہ نہیں جو ہم میں سے ہی ایک انسان کے ذریعہ اتنے عظیم الشان وعدے کرتا ہے۔ جو خواب و خیال میں بھی پہلے نہیں آسکتے تھے۔ محض ایک اپنے ہی جیسے بشر کی بات بلا ثبوت کس طرح مان لیں۔ اور ثبوت بھی ایسا ہونا چاہیئے۔ جو ہماری مرضی کے مطابق ہو۔ اس لئے انہوں نے صاف کہہ دیا۔ لن نومن لک حتیٰ نری اللہ جھرۃ

یہ ایک ایسا مطالبہ تھا جو ان کے خیال میں بالکل آسان تھا۔ وہ بت پرستوں کے دیوتاؤں کو ظاہری آنکھوں سے دیکھنے کے عادی تھے۔ اور جو شعبدہ بازیاں اور عجوبہ کاریاں ان دیوتاؤں کے ساتھ منسوب تھیں۔ ان کا اثر ان کے دلوں پر جما ہوا تھا۔ اس لئے انہوں نے اپنی ذہنیت کے مطابق یہ مطالبہ کیا۔ وہ چاہتے تھے۔ کہ پہلے ہم اللہ تعالےٰ کو دیکھیں گے۔ پھر اس پر ایمان لائیں گے۔ جس طرح بت پرست ابوالہول کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے تھے۔ اور اسکی طاقتوں کے قائل ہو گئے تھے۔ وہ حقیقی خدا کو بھی جھوٹے خداؤں کے مجازی لباس میں دیکھنا چاہتے تھے۔ کیونکہ صدیوں شرک کے ماحول میں رہتے رہتے ان کی طبیعت بھی ویسی ہی بن چکی تھی۔ وہ یہ ادراک نہ رکھتے تھے کہ حقیقی خدا کو دیکھنے کے لئے اور ہی قسم کی زندگی بسر کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ خدا جو وسع کرسیہ السموات والارض کی صفت والا خدا ہے۔ ازل اور اید کا مالک ہے۔ وہ ان محدود آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ اس کو دیکھنے کے لئے دوسری ہی قسم کی آنکھوں کی ضرورت ہے۔ اگر اس کا وجود بھی اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے خداؤں کے وجود جیسا ہی ہوتا تو پھر اس کو دیکھنے کے لئے بھی اپنے ہاتھوں ہی سے اسے بنا سکتے تھے۔ اور اگر اسکو بھی اپنے ہاتھوں سے بنایا جا سکتا ہے تو پھر وہ وہ خدا نہیں رہتا۔ جس خدا کی دعوت حضرت موسےٰ علیہ السلام ان کو دے رہے تھے۔ وہ تو ان کو اس خدا کی طرف بلا رہے تھے جسکو آنکھیں نہیں پا سکتیں مگر وہ آنکھوں کو پا لیتا ہے وہ خدا جس نے کن سے تمام کائنات بنائی ہے۔ جس نے وہ مٹی اور وہ پتھر ایک اشارے سے بنائے ہیں۔ جن سے ظاہر پرستوں نے اپنے خدا تراش لئے ہیں۔ جس نے وہ آنکھیں اور آنکھوں کا وہ نور بنایا جس سے مٹی اور پتھر کے بنے ہوئے خداؤں کو دیکھا جا سکتا ہے۔ ایسی وراء الورا ہستی ان ناچیز آنکھوں سے کس طرح دیکھی جا سکتی ہے اگر اسکو بھی ان آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے تو پھر مٹی اور پتھر کے خداؤں اور اس میں فرق ہی کیا رہا۔ پھر اس کی دعوت کا فائدہ ہی کیا؟

اسی طرح جب مکہ میں خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت الی الحق کا نعرہ بلند کیا۔ تو کفار قریش نے بھی اسی قسم کے مطالبات کئے۔ جس قسم کا مطالبہ آپ سے صدیوں پہلے بنی اسرائیل نے حضرت موسےٰ علیہ السلام سے کیا تھا۔ قریش نے کہا اگر تو خدا تعالےٰ کا فرستادہ ہے تو تیرے ساتھ خدا تعالےٰ کے فرشتے کیوں نہیں؟ ہم تجھ پر ایمان اس وقت لائیں گے۔ جب تو ہماری آنکھوں کے سامنے آسمان پر جائے۔ اور وہاں سے اپنے ہاتھ میں قرآن لے کر پھر اتر آئے۔ اگر تو خدا کا رسول ہے تو بازاروں میں ہماری طرح کیوں چلتا پھرتا ہے؟ کیوں ہماری طرح کھاتا پیتا ہے؟ تیرے پاس کیوں مال و دولت اور جواہرات کے خزانے نہیں؟ الغرض کفار قریش بھی آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسی طرح کی عجوبہ کاریاں اور شعبدہ بازیاں دیکھنے کے متمنی تھے۔ جس طرح کی عجوبہ کاریوں اور شعبدہ بازیوں کا ان کے پروہتوں نے مکر و فریب سے ان کو عادی بنا دیا تھا۔ انہوں نے بھی اسکو دوسرے کاہنوں کی طرح کا ساایک کاہن ہی خیال کیا۔ وہ بھی یہی چاہتے تھے کہ ان کے سامنے اس وراء الورا ہستی کا کوئی ثبوت رکھا جائے۔ جسکو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔ جس کو وہ اپنے ہاتھوں سے چھو سکیں۔ وہ بھی بنی اسرائیل کی طرح جلدکار تھے۔ وہ بھی اللہ تعالےٰ کے راستہ کی مشکلات سے لرزہ بر اندام تھے۔ وہ بھی حیران تھے کہ اگر واقعی کوئی اللہ تعالےٰ موجود ہے۔ جو ان سے نعمتوں کے وعدے کرتا ہے۔ تو وہ ان کو فوراً بلا محنت مشقت ان نعمتوں سے مالامال کیوں نہیں کر دیتا؟ کم سے کم وہ اپنے ہی رسول کو ان نعمتوں سے کیوں مالامال نہیں کر دیتا؟ اس کا رسول ہو کر اس کا فرستادہ ہو کر وہ کیوں تکلیفیں اٹھاتا ہے۔ کیوں گلیوں اور بازاروں میں مارا مارا پھرتا ہے۔ چونکہ وہ مادی فوائد ہی کے لئے بتوں کے آگے سجدے کرتے۔ اور ان سے دنیوی مرادیں مانگنے کے لئے ہی ان کی پرستش کرتے تھے۔ (باقی صفحہ ۔ کالم ۔)

امریکہ کے مشہور پادری زویمر سے تبادلۂ خیالات

ذیل میں ہم مکرم مولوی غلام یٰسین صاحب مبلغ امریکہ کا ایک مکتوب بنام مکرم وکیل التبشیر صاحب شائع کرتے ہیں۔ جس میں مولوی صاحب نے ڈاکٹر زویمر سے جو عیسائیت کے مشہور امریکن مشنری ہیں اپنے تبادلۂ خیالات کا حال بیان کیا ہے۔

بخدمت مکرم محترم وکیل التبشیر صاحب تحریک جدید ایدہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں نے ماہ جون ۱۹۴۵ء کی رپورٹ میں تحریر کیا تھا کہ پادری زویمر کے اس کہنے پر کہ کسی نبی کی دوبارہ آمد کے سلسلہ میں صرف حضرت عیسےٰؑ کا ذکر ہے۔ میں نے کہا تھا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دوبارہ آمد کا قرآن میں ذکر ہے اور پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے پوری ہوئی۔

میں نے سورہ جمعہ کی و آخرین منھم والی آیت اپنی تائید میں پیش کی تھی۔ اس پر اس نے کہا کہ عام مسلمان جن سے وہ ملا ہے وہ ایسا نہیں کہتے اور تم بہت ہی قلیل تعداد میں ہو اور اسی لئے اس کا اس نے اپنی تقریر میں ذکر نہیں کیا اور اسے نظر انداز کیا اور طعنہ کے رنگ میں مجھ سے پوچھا کہ تمہاری کتنی تعداد ہے۔ اس طعنہ کے جواب میں فوراً میں نے کہا کہ جتنی حضرت عیسےٰؑ کے وقت میں ان کے حواریوں کی تعداد تھی اس سے ہزاروں گنا ہے۔ اور آپ نے تو مطلقاً کہا تھا کہ کوئی نہیں کہتا۔ اور یہاں اسی مجلس میں کم از کم میں ایک ہے جنہیں تم نظر انداز کرتے ہو ان کا نمائندہ جواب کے لئے موجود ہے۔ اس وقت ہمارے گرد ایک حد سے زیادہ اشخاص کھڑے ہماری باتیں سن رہے تھے۔ اس پر کہنے لگا کہ تم نے مجھے طعنہ دیا ہے سو واقعی حضرت مسیحؑ کے حواریوں کی تعداد تھوڑی تھی۔ اور پھر خود ہی میری تائید ظاہر کرتے ہوئے ہمارے عقائد بتانے لگا کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ اور کشمیر میں ان کی قبر ہے اور یہ یہاں تبلیغ کرتے ہیں کہ حضرت عیسےٰؑ کی دوبارہ آمد حضرت مسیح موعودؑ کے وجود میں پوری ہوئی ہے۔ اس کے بعد بات کو دوہرا کر مجھ سے پوچھنے لگا کہ بتاؤ تو تمہاری کل تعداد کتنی ہے۔ اس پوچھنے میں پھر تحقیر کا رنگ تھا میں نے کہا کہ جتنی حضرت مسیحؑ کے حواریوں کی تعداد تھی اس سے زیادہ ہماری اس شہر میں تعداد ہے اس پر حیرانگی سے کہنے لگا اچھا۔ چنانچہ پھر ایک دوسری تقریر میں اس طرف اشارہ کیا۔ اس پر پہلا گفتگو کا طریقہ بدل لیا اور کہا کہ وہ مجھے ملنا چاہتا ہے اور دعوت پیش کی۔ اس گفتگو کے بعد سڑک پر آ کر عیسائی مشنری کالج کے طلبہ اور بہت سے دوسرے جوان مجھ سے سوال کرتے رہے اور کہا کہ پہلے تو وہ ڈاکٹر زویمر کی باتوں کو بعینہٖ قبول کرتے تھے مگر تمہارے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ بات کچھ اور ہے۔

بعدہٗ ڈاکٹر زویمر سے پھر میری ملاقات ہوئی پہلے تو اس نے اپنے عربی جاننے کے ثبوت کے طور پر مجھے عربی پڑھ کر سنائی سنانے کے بعد باتوں باتوں میں اعتراض پر آ گیا۔ کہ کفارہ کی تائید کی گئی ہے اسلام میں اور پھر جنوبی ہند کے کسی ملاں کی روایت پیش کر کے کہا کہ قربانی عقیقہ کی دعا سے (جس میں ہے کہ خون خون کے بدلہ) کفارہ کی تائید ملتی ہے۔ میں نے کہا اوّل یہ کسی نامعلوم ملاں کی روایت ہے۔ اور اس بیان کا راوی کوئی ایسٹ انڈیا کمپنی کا کلرک ہے اور اسے شائع کرنے والی کوئی عیسائی سوسائٹی ہے۔ ایسے بیان کی سند پہ بات کر رہے ہیں کیا اس میں کوئی معقولیت ہے۔ خاموش ہو کر اور طرف بدل گیا اور حضرت عیسےٰؑ کی فضیلت پر آ گیا۔ اور یوم ولادت۔ یوم الموت و یوم البعث کو بطور دلیل پیش کیا۔ میں نے اس پر متوفیک اور فلما توفیتنی کی آیتوں کی تشریح کے بعد کہا کہ عام عقل کی بات ہے کہ صفائی اس کی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جس پر شک و شبہ کا احتمال پیدا ہو گیا ہو۔ ورنہ تمام نبی اکرام والے تھے اور سلامتی میں ان کے تینوں زمانے ہوئے۔ اس پر خاموش ہو کر کہنے لگا کہ تم دوسرے مسلمانوں سے مختلف ہو اور تم حضرت عیسےٰؑ کا رتبہ ان کی نسبت کم بتاتے ہو۔ میں نے کہا کم زیادہ کا سوال نہیں ان کا صحیح رتبہ بتاتے ہیں اور اسی میں ان کی اصل شان ہے۔ پھر مجھ سے پوچھنے لگا کہ تم لوگوں کی تعداد کتنی ہے۔ میں نے کہا بفضلہٖ لاکھوں ہے لیکن تعداد کا ابتداء میں سوال نہیں حضرت مسیحؑ کے حواریوں کی کتنی تھی۔ کہنے لگا مجھے اس کا علم نہ تھا کہ تمہاری تعداد اتنی ہو گئی ہے۔ جب اس نے ہمارا امر کا دیکھا تھا اس وقت بہت تھوڑی تھی۔ بڑھاپے میں بات بہت لمبی کرتا ہے اور دوسرے کی بہت کم سنتا ہے۔

پھر مولوی جلال الدین صاحب شمس کی کتاب "مسیح کہاں فوت ہوئے" لے آیا۔ اور اس میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹو دکھا کر کہنے لگا کہ میں ان سے ملا ہوں۔ میں نے کہا نہیں جماعت کے موجودہ امام (ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز) سے ملے ہوگے۔ مصر ہوا کہ نہیں انہیں سے ملا میں نے اس کے ہندوستان جانے کا سن پوچھ کر بیچے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سن وفات بتایا تو مان گیا اور مشابہت پر حیرانگی ظاہر کی۔

پھر فوراً غصہ میں آ گیا۔ بڑھاپے کی کمزوری کے ساتھ کانپنے لگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا کہ یہ شخص کہتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے پھر میری طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ اور جو چاہو کہو لیکن یہ نہ کہو کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے

(باقی صث پر دیکھیں)

ھُوَ القُدُّوس

(از حضرت مولٰنا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی)

خوش مسلکم ہوائے مسیح محمدم — شادم کہ با خدائے مسیح محمدم
حاصل شود رضائے خدا در رضائے او — زاں طالبِ رضائے مسیح محمدم
در من بہ حرص و آز ز دنیائے دوں مجو — چوں مقصدم خدائے مسیح محمدم
ایں دل بصد غنائے ز شاہانِ وقت و خویش — زیرا کہ من گدائے مسیح محمدم
من گرچہ کمترم ز غبارے و خاک پاء — نازم کہ خاکِ پائے مسیح محمدم
از فرش تا بہ عرش نگاہم دو دیدہ است — دیدم ہمہ برائے مسیح محمدم
خواہم کہ من بمقصدِ پاکش شوم نثار — چوں عاشق و فدائے مسیح محمدم
جانم نثارِ حضرتِ محمود مصلحے — کاں حاملِ لوائے مسیح محمدم
اے کاش ایں جہاں پئے تحقیق داشتے — بشناختے ندائے مسیح محمدم
ہر قوم گر بدیدۂ حق بیں شناختے — دیدے نشانہائے مسیح محمدم
وقت آمدہ کہ مہرِ جہاں تاب ضوء فگن — بنماید از ضیائے مسیح محمدم
ایں عالمے نماند و نماند بہ یک روش — گردد بہ اقتدائے مسیح محمدم
تعمیر ایں عمارتِ حق چوں مقدر است — کامل شود بنائے مسیح محمدم
آید دواں زمانۂ نصرت قریب تر — گردد بہ مدعائے مسیح محمدم
آں وقت دور نیست کہ شاہاں کنند رو — ہر سو شود ندائے مسیح محمدم
ایں نطق ذمّ و ہجو نماند کہ عالمے — نازد بہ صد ثنائے مسیح محمدم
چشمِ جہاں کہ در شبے از ظلمتش ندید — بیند بہ جلوہ ہائے مسیح محمدم
اہلِ ہدیٰ ہمانست کہ اہلِ مسیح ماست — خوش مسلکش سرائے مسیح محمدم
یا رب بیا کہ شورِ قیامت بپا شدہ — برخیز از برائے مسیح محمدم

ابرِ کرم بارے ہمہ از دو آب نصرتے — الفاء لوعدہائے مسیح محمدم
اغماض و عفو ہست رجا از تو بہرِ قوم — کن فضل از برائے مسیح محمدم
قدسی ز داد قدس تو افتادہ دور تر
حیلہ بیا و عائے مسیح محمدم

صوفیہ بیگم کی وفات

(از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

بھائی جلال الدین سیلونی مالک سیلون ریسٹورانٹ کی اہلیہ صاحبہ کی اچانک وفات کی خبر سے بہت صدمہ ہوا۔ مرحومہ ایک نیک۔ شریف الطبع۔ سلیقہ شعار مخلص احمدی بی بی تھی۔ خاوند کی خدمت گذار اور بچوں کی تربیت بڑی عمدگی سے کرتی تھی۔ قادیان میں کچھ عرصہ اسے ہمارے مکان کے ایک حصہ میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ بچوں کو کبھی مارتی جھڑکتی اور لڑاتی نہ تھی۔ بلکہ محبت سے ہر بات انہیں سمجھاتی تھی۔ مہمان نواز اور غریب پرور تھی۔ سیلون سے آ کر جو قادیان سے دو ہزار میل کے قریب دور ہے۔ اس کو قادیان کی رہائش اس قدر عزیز تھی۔ کہ کبھی وطن جانے کا خیال نہ کرتی تھی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ کریم اسے جنت میں بلند درجات عطا فرمائے۔

جرمنی اور ہالینڈ کی ۲ دو سعید روحیں

از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف واقف زندگی

وہ جرمنی جس کی لاش کو آج استعماری طاقتیں نوچ رہی ہیں۔ جس کے خون کا آخری قطرہ بھی چوسنے کی فکر میں ہیں۔ ہاں وہ جرمنی جو ایک دن یورپ کے لئے ہوّا بنا تھا۔ لیکن آج اس جرمنی میں زندگی کی کوئی رمق باقی نہیں رہی۔ اسی جرمنی میں سے ایک نوجوان متاع ایمان سے لبریز دل لیکر حضور خلیفۃ المسیح کے حضور پہنچا ہے۔

ہالینڈ جس کی سماجی قوتیں انڈونیشیا کے نہتے مسلمانوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنا رہی ہیں ہالینڈ جس کی روح انصاف و رحم مر چکی ہے آج اس ہالینڈ میں سے ایک نوجوان یہ روح لے کر خلیفۃ المسیح ثانی کے قدموں میں آیا ہے۔ کہ اگر میرے اہل وطن انڈونیشیا کے مسلمانوں پر ظلم و ستم توڑ رہے ہیں۔ تو میں اسلام کی خاطر اپنی زندگی کو وقف کرتا ہوں۔ ؎

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

یورپ جو اپنی مادی زندگی میں مست ہے۔ جو مذہب کو بنظر استحسان نہیں دیکھتا وہ یورپ جس کی نیک اور روحانی قوتیں مردہ معلوم ہوتی ہیں۔ آج اس میں زندگی پیدا ہو رہی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہر ملک کی صحیح اور نیک صلاحیتیں تو اسلام کے ذریعہ ہی زندہ ہوں گی۔ جرمن قوم کی بھی صلاحیتیں اسلام میں ہی آ کر ظاہر ہوں گی اور دوسری قوموں کی بھی۔ گو آج یہ حرکت بہت تھوڑی اس مردہ میں پیدا ہوئی ہے لیکن کتنی عظیم الشان تحریکیں ہیں کہ دنیا میں ان کی ابتدا غیر معمولی تھی؟ بظاہر صرف دو نوجوانوں کا اسلام کی خاطر زندگی وقف کرنا کوئی بڑی بات تو نہیں۔ لیکن یورپ کی مادی فضا اور مادی زندگی کو لات مار کر اپنی روایات کے خلاف اسلام کی خاطر اپنی زندگی نثار کرنا یقیناً تاریخ کے درخشندہ باب کا افتتاح ہے۔ آنے والا مورخ نہ بشیر آرچرڈ (انگلستان) کا نام بھول سکتا ہے۔ نہ ظفر اللہ کاخ (ہالینڈ) کو نظر انداز کریگا۔ اور نہ عبد الشکور کنزے اس کی قلم سے بھول سکتا ہے۔ انگلستان سے بھی۔ بیشتر نوجوان اسلام کی خاطر اپنی زندگیاں قربان کریں گے۔ ہالینڈ سے بھی شمع اسلام کے پروانے آئیں گے۔ جرمنی بھی اپنی نسلوں کو حلقہ بگوش احمدیت کرے گی۔ لیکن "السابقون السابقون اولٓئک المقربون" ؎

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

پس ہم مبارک پیش کرتے ہیں اپنے ان مسلمان بھائیوں کو اور دعا کہ اللہ تعالےٰ ان کو ایمان اور اخلاص سے حصہ وافر عطا فرماوے۔ اور دین اسلام کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرماوے

اغلباً احباب کو یاد ہوگا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مرحوم امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث میں ہمارے بیرونی ممالک کے مبلغوں کی رپورٹیں پڑھ کر اپنے مخصوص انداز میں لکھا تھا کیونہی انکا پروپیگنڈا ہے کہ اتنے لوگ احمدی ہو رہے ہیں اور یوں ہو رہا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ وہاں اسلام کی تبلیغ ہی کرتے ہیں اور پھر چپ کر کے آخر میں کان میں کہہ دیتے ہیں کہ ہمارا ایک پیر بھی ہے۔ جس کا نام مرزا غلام احمدؑ ہے۔ اس کے جواب میں ہمارے افریقہ کے ایک مبلغ نے مضمون بھی لکھا تھا۔ مولوی صاحب تو وفات پا گئے۔ اور ان کا واسطہ خدا سے جا پڑا۔ لیکن ان کے ہمنوا آج ان زندہ احمدیت کے اثمار کو دیکھ لیں اور پھر بے شک آنکھیں بند کر کے کہیں کہ "خدا کرے جھوٹ ہی ہو" یہ پھل ہے ان غریب الدیار مبلغوں کی کوششوں کا جو اپنے بال بچے چھوڑ کر اپنے محبوب آقا کے دیدار سے محروم دیار غیر میں اسلام اور احمدیت کی حقانیت بہروں کو سنا رہے ہیں۔ وہ یورپ کی پُر فضا میں بھوکے لیکن متاع اخلاص سے پُر یورپ کو حجازی ترانے سنا رہے ہیں۔ وہ سپین میں بھی اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو واپس لانا چاہتے ہیں۔ وہ کلیسائے روم میں بھی توحید کے نغمے سنا رہے ہیں۔ انہوں نے ہر چہار اطراف سے براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ سے یورپ پر حملہ کر رکھا ہے۔ انہوں نے کئی جگہ سے اس کی چار دیواری کو توڑ دیا ہے۔ اور اس دن کی منتظر ہیں نگاہیں جب یورپ کے ہر خطے سے اسلام کے لشکر میں شمولیت کے لئے یورپین فوجیں جھنڈے لہراتی ہوئی۔ خدا کی حمد کے ترانے گاتی ہوئی آئیں گی۔ خدا تعالےٰ ان بے در مبلغوں کی کوششوں کو بار آور کرے۔ آمین۔

کچھ عرصہ ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ فرمایا تھا جو "الانذار" کے عنوان سے "الفضل" میں چھپ چکا ہے جس میں حضرت صاحب نے فرمایا تھا کہ افریقہ میں جماعت بہت تیزی سے پھیل رہی ہے اور ڈر ہے کہ اگر ان لوگوں نے کثرت سے احمدیت کو قبول کر لیا اور پھر احمدیت کی اشاعت کی خاطر قربانیاں بھی تم سے بڑھ چڑھ پیش کیں تو پھر احمدیت کی تعلیم وغیرہ بھی وہی لوگ پیش کریں گے۔ وہ کہیں گے کہ احمدیت کی خاطر کوششیں تو ہم نے کیں۔ تم کون ہوتے ہو تو حضرت صاحب نے فرمایا تھا کہ جس طرح افق سے سرخ غبار دیکھکر آندھی کے خطرہ کا احساس کیا جاتا ہے۔ اسی طرح میں تمہیں متنبہ کئے دیتا ہوں۔ سو بھائیو! اس آندھی کی پہلی ہوائیں اور گرد اڑنا شروع ہو گئی ہے۔ مہدی آخر زماں کی فوج میں شامل ہونے والے لشکر کے ہراول دستے پہنچنے شروع ہو گئے ہیں۔ ان لوگوں کے قومی کیریکٹر کافی بلند ہیں۔ یہ مصائب برداشت کرنے کے خوب عادی ہیں۔ یہ کام کرنے والی قوموں کے افراد ہیں۔ یہ لوگ اگر ایمان۔ اخلاص اور روحانیت سے حقیقی طور پر بہرہ ور ہوں گے تو آپ سے یقیناً آگے بڑھ جائیں گے۔ لیکن کتنی بد قسمت ہے وہ قوم اگر وہ اپنے مرتبہ کو نہ پہچانے کہ خدا کا مسیح ان میں آیا۔ اس کے پیغام کے اول حامل وہ بنے۔ صحابہ کا شرف ان کے ابا کو ہوا۔ لیکن زمام قیادت اور کسی کو مل گئی۔ پس احمدی نوجوان کو اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرنا چاہیئے۔ اور دوسری طرف میں اپنے غیر احمدی بھائیوں سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ بھی اب ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ احمدیت اسلام کا دوسرا نام ہے یا نہیں۔ بلکہ حقیقی اسلام کو آج احمدیت ہی پیش کر رہی ہے یا نہیں اور آج پھر دنیا کو درس توحید احمدی ہی دے رہے ہیں یا نہیں آج پھر دنیا احمدیت کے ذریعہ ہی اسلام کے روشن چہرے سے روشناس ہو رہی ہے یا نہیں۔ پس اے بھائیو آؤ کہ ہم اکٹھے مل کر ان حقیر کوششوں کو دوچند کر دیں تاکہ اسلام کی ترقی کے دن اور نزدیک آ جائیں۔ ہماری آنکھیں آپ کی منتظر ہیں۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جماعت احمدیہ کیلئے تازہ بتازہ سامانِ تقویٰ

(فرمودہ ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء)

فرمایا "جس طرح اللہ تعالےٰ تازہ بتازہ سامان تقویٰ کے جماعت کے واسطے یہاں طیار کر رہا ہے۔ دوسری جگہ اس کا نشان نہیں ہے۔ یہ لوگ الہام اور تقویٰ سے دور ہوتے جاتے ہیں۔ اور اہل حق کی علامات بتانے سے قاصر ہیں۔ اور صادق اور کاذب کے درمیان مابہ الامتیاز قائم نہیں کر سکتے۔ ہماری مخالفت میں وہ یہاں تک پہونچ گئے ہیں۔ کہ جو کچھ صادق کے لئے خدا نے مقرر کیا تھا۔ وہ سب کاذب کو دے دیا۔ تقویٰ کا ادنیٰ درجہ یہ تھا کہ کم از کم خاموش ہی رہتے۔ اور دیکھتے کہ اگر ہم کاذب تھے۔ تو خود ہی تباہ ہو جاتے۔ مگر کیا کریں۔ ان کی وہی مثال ہے۔ لھم قلوب لا یفقھون بھا"

(الحکم ۷ فروری سنہ ۱۹۰۳ء)

آج کا فلسطین؟

آج کا فلسطین ہر منٹ اور سیکنڈ میں نئی فلم پیش کر رہا ہے۔ آج سے دو سال قبل فلسطین میں یہودیوں کی تعداد ۷ لاکھ تھی۔ جو مختلف ناجائز طریقوں سے بڑھتے بڑھتے ۱۱ لاکھ سے بھی تجاوز کر چکی ہے جبکہ سنہ ۱۹۱۶ء میں یہود صرف یہاں بہتر آباد تھے۔ مگر برطانوی ہائی کمشنر لارڈ ہربرٹ سموئیل جو مذہباً یہودی تھے تو فعلاً انہوں نے یہود نوازی کا ثبوت بھی دیا اور ان کے زمانہ کے بنے ہوئے قوانین نے یہودی ہجرت کا راستہ کھولدیا۔

آج سے آٹھ ماہ قبل عربوں کا تجارتی اور سیاسی مرکز یافا عربوں کے ہاتھ میں تھا۔ تو اب یہودی اس پر قابض ہیں۔ لد کا ہوائی اڈہ یہودی فوج کے قبضہ میں ہے۔ حیفا کی بحری پورٹ کے ذریعہ یہود اٹلی سے دھڑا دھڑ اسلحہ منگوا رہے ہیں عرب اکثریت کو یہودی اقلیت نے ان کے گھروں سے نکالدیا اور آج وہ کسمپرسی کی زندگی گذار رہے ہیں۔

بہت سی ماؤں اور بچوں میں جدائی ہو گئی جیسے اروح اور اجسام متفرق ہو جاتی ہیں جس وقت عربی فوج نے یہودی مستعمرات پر حملہ کیا یہود کے پاس صرف دو چھوٹے ہوائی جہاز تھے جس کو غالباً انگریزی اصطلاح میں KITE کہا جاتا ہے مگر آج بمبار طیارے سے چار انجنوں والے ان کے پاس کافی تعداد میں موجود ہیں جنرل ریلے اور ڈاکٹر منش کی متفقہ رپورٹ یہی ہے کہ یہود کے پاس مختلف ذرائع سے اسلحہ پہونچ چکا ہے اور یہ سب کچھ مجلس اقوام متحدہ کی نگرانی میں ہوا اور عربوں نے عارضی صلح کی تجویز کو منظور کر کے خطرناک غلطی کی۔ یہودیوں نے مسئلہ فلسطین کو U.N.O. میں پیش کر کے خیال کیا کہ ہم نے تو تیر مارا ہے مگر پانچ بڑوں نے فلسطین کی اکثریت کو اقلیت سے بدل دیا۔ اور اقلیت کو اکثریت سے بدل دیا۔ اگر عرب متحد ہو کر فلسطین میں جنگ جاری رکھتے۔ تو یہودی قوم کا خاتمہ یقیناً آج ہو چکا ہوتا۔

(خاکسار شیخ نور احمد منیر)

(بقیہ صفحہ ۴)

اس سے تو مطلب ہوا کہ عیسائیت کا کچھ رہتا ہی نہیں اس کا مطلب ہوا کہ صدیوں کے پوپ۔ بشپ اور پادری سب غلط اور یہ شخص (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) سچا۔ میں نے اس کو لمبی بات کرنے دی اور جب غصہ کم ہوا تو آرام سے کہا کہ مجھے آپ کی تکلیف سے ہمدردی ہے لیکن حق بات یہی ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے اگر یہ صحیح ہو کہ وہ صلیب پر فوت ہوئے ہیں تو بائیبل کے اصولوں کے مطابق وہ لعنتی ہو کر شریف آدمی بھی نہیں رہتے (نعوذ باللہ) کہنے لگا اچھا۔ پہلے کتاب "مسیح کہاں فوت ہوئے" صرف خرید کر رکھی تھی اب اسے ضرور پڑھوں گا۔ میں نے اس پر شکریہ ادا کیا۔

میری دونوں ملاقاتوں میں اس کا ایک پوتا جو عیسائی مشنری کالج میں پڑھتا ہے ساتھ ہوتا تھا۔ ڈاکٹر زویمر نے مجھے کچھ پمفلٹ پڑھنے کے لئے دئیے اور مجھ سے خواہش کی کہ میں بھی اسے ان کے بدل کے طور پر کچھ کتب دوں۔ بیوی نے کہا کہ یہ موقعہ مانگنے کا صحیح نہیں۔ لیکن میں نے کچھ ٹریکٹ اسی وقت اور کچھ بعد میں دئیے۔ ان میں ایک Muhammad the Liberator of woman جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریر ہے دیا تو Liberator پر خاص زور دے کر بیوی کو دکھایا۔

میرے پاس اور لٹریچر دیکھ کر کہنے لگا۔ اچھا تم مجھے بھی مسلمان بنانے کی نیت سے آئے تھے۔ میں نے کہا ہم کسی کے متعلق ناامید نہیں۔ پھر فوراً حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح کے متعلق اعتراض پر آگیا۔ میں نے کہا غور کیا جائے تو بات مشکل نہیں۔ آخر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاندان میں سے ہی تھیں اور پھر پھوپھی کی لڑکی۔ بچپن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تھا۔ جوان ہونے پر خود ہی شادی کروائی تھی۔ بعد میں دیکھنے کا سوال ہی کم علمی پر دلالت کرتا ہے۔ کہنے لگا باقی مسلمانوں پر جب میں یہ اعتراض کرتا تھا تو وہ بھڑک اٹھتے تھے لیکن تم غصہ نہیں ہوئے۔ میں نے کہا خود ہی سوچ لو کیا وجہ ہے۔

پھر قرآن کریم کے مزعومہ تضاد پر اعتراض کے خیال سے کہنے لگا کہ ڈاکٹر آر مة جعفری (جو ہالہ مسلم ورلڈ کا ایک ایڈیٹر اور عیسائی مشنری کالج میں پروفیسر ہے) تم سے ضرور ملنے کی خواہش کرے گا۔ میں نے کہا وجہ؟ کہنے لگا کہ اس نے قرآن کریم میں تضاد ثابت کئے ہیں۔ میں نے کہا مثلاً۔ کہنے لگا وہ کہتا ہے کہ مٰالِك اور مَلِك میں تحریف ہے۔ میں نے کہا کیا آپ کسی عربی ملک میں رہے ہیں؟ تو فوراً کہنے لگا کہ یہ کم علمی پر دلالت کرتا ہے تمہارے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بہت ہوشیار نکلے۔ میں نے کہا کہ ہاں وہ ہمارے خدا کے بندے تھے۔ اور اپنی حکمت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ان سے کام لیا۔ اور ویسے قرآن کریم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہی مختلف صورتوں میں محفوظ ہو گیا تھا۔

گفتگو کے دوران میں باقی آداب میں وہ میرے ساتھ تمام رواج کے مطابق رہا۔

عاجزانہ درخواست دعا ہے

کہ اللہ تعالیٰ میرے قلب۔ ذہن اور زبان میں برکت دے۔ اور مجھے صحیح رنگ میں حق پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور سعید روحوں سے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ملاقات کرائے۔ آمین ؎

انڈونیشیا پر حملے کی شدید مذمت

ڈاکٹر ایوٹ کا بیان

ملبورن ۲۱ جنوری۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر ڈاکٹر ایچ وی ایوٹ نے ایک ملاقات کے دوران میں انڈونیشیا میں ولندیزیوں کے پولیس ایکشن کی شدید مذمت کی جوگجاکارٹا پر قبضے اور انڈونیشیا کے لیڈروں کی گرفتاری کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ولندیزی کارروائی اقوام متحدہ کے چارٹر کے بالکل برعکس ہے اور یہ کارروائی اقوام متحدہ کی کمیٹی کے فیصلہ جات کے بھی بالکل خلاف ہے۔ جس کے ممبران میں امریکہ، آسٹریلیا اور بلجیم کے نمائندے شامل ہیں۔

ڈاکٹر ایوٹ نے مزید کہا کہ یہ خیال اقوام کے متحدہ تمام ممبران کا ہے۔ برطانوی حکومت کے نمائندے نے ڈچ کارروائی کو قابل افسوس بیان کیا ہے اور فرانسیسی نمائندے نے "وحشیانہ" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اگر اس قسم کی اور کارروائی ہوئی تو اقوام متحدہ کی بہت تذلیل ہو گی۔ اور انڈونیشیا میں اس کے چارٹر کا مضحکہ اڑایا جائیگا اور تمام دنیا میں اس کا وقار گر جائے گا۔

ڈاکٹر ایوٹ نے مزید کہا۔ میں اس بات پر زور دیتا ہوں کہ سلامتی کونسل کے کسی ممبر نے ولندیزی جارحانہ کارروائی کی مدافعت نہیں کی۔ مجھے امید ہے کہ سلامتی کونسل کے مذاکرات کے پیش نظر اور عام احساس کے مدنظر ولندیزی جس قدر جلد ممکن ہو سکتا ہے قدم واپس ہٹا لیں گے۔ اور انڈونیشیا کے لیڈروں کو رہا کر دیں گے تا کہ انڈونیشیا کی نئی دستوری حکومت بنانے کے لئے جلد از جلد فیصلہ کیا جا سکے۔ (رائٹر)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اطلاع

پبلک کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۴۹ء بروز سوموار سے ٹائم ٹیبل میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں عمل میں لائی جائیں گی:-

I سروسز میں توسیع

ٹرین نمبر ۱۴۷-اپ/۱۴۸ ڈاؤن کی مشترکہ گاڑیوں کی جوڑ جو جنکل وزیر آباد اور نارووال کے درمیان براستہ سیالکوٹ چل رہی ہیں چک عمرو تک توسیع کر دی جائے گی۔

ٹرین ۱۴۷-اپ (نارووال روانگی ۰۰-۲۱ چک عمرو آمد ۴۵-۲۲)

ٹرین نمبر ۱۴۸ ڈاؤن (چک عمرو روانگی ۲۰-۲۳ نارووال آمد ۴۵-۱)

نارووال سے آگے یہ موجودہ اوقات کے مطابق اپنا سفر طے کرے گی (نارووال روانگی ۱۰-۵ وزیر آباد آمد ۵۵-۹)

۲- گاڑی نمبر ۱۵۷-اپ جو اب لاہور سے نارووال کے درمیان چل رہی ہے اس کو ۱۵۷-اپ ۱۵۲ ڈاؤن کے نام سے وزیر آباد تک بڑھا دیا جائیگا اور یہ گاڑی نارووال سیکشن کی ٹرین نمبر ۱۵۲ ڈاؤن کی جگہ لے گی (لاہور روانگی ۰-۱۲ نارووال آمد ۱۰-۱۵ روانگی ۲۷-۱۵ - سیالکوٹ آمد ۴۰-۱۸ - روانگی ۵۵-۱۸ وزیر آباد آمد ۱۰-۲۰)

۳- ٹرین نمبر ۱۵۱-اپ جو جنکل وزیر آباد اور نارووال کے درمیان چل رہی ہے۔ اس کو ۱۵۱-اپ ۱۵۸ ڈاؤن کے نام سے لاہور تک بڑھا دیا جائیگا اور یہ نارووال لاہور سیکشن پر ٹرین نمبر ۱۵۸ ڈاؤن کی جگہ لے گی۔ اس کے اوقات حسب ذیل ہوں گے۔ (وزیر آباد روانگی ۱۵-۱۲ سیالکوٹ آمد ۳۵-۱۳ روانگی ۴۵-۱۳ نارووال آمد ۵۷-۱۵ روانگی ۳۰-۱۷ - لاہور آمد ۴۰-۲۰)

II ٹرینوں کے اوقات میں تبدیلی

۱۵۳-اپ اور ۱۵۴ ڈاؤن لاہور - چک عمرو کی ٹرینیں حسب ذیل تبدیل شدہ اوقات پر چلا کریں گی۔

ٹرین نمبر ۱۵۳-اپ: لاہور روانگی ۵۵-۶

نارووال آمد ۵۰-۹

" روانگی ۴۵-۱۰

چک عمرو آمد ۲۵-۱۲

ٹرین نمبر ۱۵۴ ڈاؤن چک عمرو روانگی ۱۵-۱۳

نارووال آمد ۵۵-۱۴

" روانگی ۳۰-۱۵

لاہور آمد ۲۵-۱۸

درمیانی اسٹیشنوں کے اوقات متعلقہ اسٹیشن ماسٹروں سے دریافت کئے جا سکتے ہیں۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

سیکرٹریان مال جماعتہائے مقامی کی توجہ کے لئے

اس ماہ کے شروع میں تمام عہدیداران مال کی خدمت میں ایک مطبوعہ چٹھی ارسال کر کے عرض کیا گیا تھا کہ چندہ عام حصہ آمد چندہ مستورات اور چندہ جلسہ سالانہ کی مدات میں گذشتہ تین ماہ سے آمد بہت کم ہوئی ہے۔ آپ براہ مہربانی اپنی جماعت کے احباب کے چندوں کا جائزہ لیں اور تمام بقائے جلد بھجوائیں۔

اعلان ہذا کے ذریعہ یاد دہانی کرا کر عرض ہے کہ چندوں کی آمد میں تاحال کوئی فرق نہیں پڑا۔ براہ مہربانی اس طرف نہ صرف عہدیداران مال بلکہ دیگر مقامی عہدیداران بھی خاص توجہ فرمائیں۔ اس ضمن میں علیحدہ چٹھیاں بھی آپ کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہیں۔ (نظارت بیت المال)

وفات

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ عزیزہ بانو صاحبہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیات میں سے تھیں۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء بروز جمعہ اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور حضرت قبلہ منشی فیاض علی صاحب مرحوم جن کو حضور کے ۳۱۳ صحابہ میں ہونے کا شرف حاصل تھا انکی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں مرحومہ کو بھی دعا یا اکثر آتی رہتی تھیں۔ ہر وقت خدا تعالیٰ سے ہی لو لگائے رکھتیں۔

دست درکار دل بایار کا نمونہ ان کے ہر فعل سے ظاہر ہوتا

خاکسار قریشی مختار احمد از لکھنؤ۔

جنگ بند کر دینے کے سلسلے میں چینی کونسل کا اجلاس

جنرل چیانگ شامل نہ ہوئے

نانکن ۲۱ جنوری :- جنرل چیانگ کائی شک نے آج کیونشانگ پولیٹیکل کونسل کے اجلاس میں شرکت نہ کی۔ جو جنگ کو فی الفور بند کرنے کے فیصلہ پر منظوری دینے کے لئے منعقد ہوا تھا۔ اس اجلاس میں ڈاکٹر سن فو کی وزارت کے فیصلہ کا احترام کیا گیا۔ اور وزارت کو اس امر کا اختیار دیا گیا۔ کہ وہ فی الفور جنگ بند کر دینے کے احکام جاری کر دیں۔ تقریباً چالیس یا اس سے زیادہ ارکان نے حصہ لیا۔ اور اس بات پر زور دیا کہ جنگ کو بند کر دینا اس وقت ملک کے لئے از حد ضروری ہے۔ خواہ کمیونسٹوں سے صلح ہو نہ ہو پابندیاں صلاحات ضرور نافذ کرنی چاہئیں۔ غیر مصدقہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت چین نے نانکن کو خالی کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ایک بہت بڑے سرکاری افسر نے رائٹر کے نامہ نگار کو کینٹن میں بتایا کہ انہیں اس امر کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی کہ چیانگ کی حکومت کینٹن کی طرف منتقل ہو رہی ہے۔ اور اسی سے ان کے خیر مقدم کا کوئی بندوبست نہیں کیا گیا۔

صدر ٹرومین کی تقریر!

واشنگٹن ۲۱ جنوری :- آج صدر ٹرومین نے صدارت کا حلف وفاداری اٹھانے کے بعد دوسرے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے امن اور آزادی کے پروگرام کے ماتحت امریکہ کی آئندہ پالیسی پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ وقت میں امریکہ اور اس کی دوسری ہم خیال قومیں ایک بہت بڑے مخالف ملک کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی دنیا کے کروڑوں انسان جنگ کے خلاف ہیں اس امن اور آزادی کے پروگرام کے مندرجہ ذیل نکات ہیں:-

(۱) سکیورٹی کونسل کی امداد جاری رکھنا اور اسے مضبوط کرنے کے لئے طریقہ سوچنا۔ (۲) امریکی تجارت کے تحت معاشی حالت کو بلند کرنا (۳) آزادی پسند قوموں کو مضبوط اور ان کے خلاف عنصر کو کچلنا (۴) غیر ترقی یافتہ جگہوں کو صنعتی طریقوں سے ترقی پہنچانا۔

ہالینڈ کے خلاف پابندیاں عائد کرنے کا فیصلہ

نئی دہلی ۲۱ جنوری :- شام کو بند کمرے میں ایشیائی ممالک کے نمائندوں کا جو اجلاس ہوا۔ اس میں صرف اس قدر ہی بتایا گیا۔ کہ پانچ نکات پر مشتمل ایک قرارداد منظور کی گئی ہے۔ جس میں سکیورٹی کونسل سے انڈونیشیا کے مسئلہ پر سفارشات کی گئی ہیں۔ خیال ہے کہ شاید اس میں یہ بھی فیصلہ کیا جائے کہ ہالینڈ کی حکومت پر پابندیاں لگا دی جائیں۔ کل گیارہ بجے اجلاس پھر شروع ہوگا۔

چین کے متعلق برطانیہ کی پالیسی

لندن ۲۰ جنوری :- آج چین کے بارے میں برطانیہ کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے نائب وزیر خارجہ لارڈ ہینڈرسن نے دارالامراء میں یہ اعلان کیا۔ کہ برطانیہ کی پالیسی بھی وہی ہے جو روس کے اعلان میں ظاہر کی گئی ہے۔

۱۹۴۵ء کے اسی روسی اعلان کی رو سے چار بڑی طاقتوں۔ برطانیہ۔ امریکہ۔ روس اور فرانس نے چین کے اندرونی معاملات میں دخل نہ دینے کا فیصلہ کیا تھا۔

انہوں نے کہا۔ برطانوی حکومت یہ محسوس کرتی ہے۔ کہ اس وقت چین کے معاملہ میں حکومت کی مداخلت نہ صرف روسی اعلان کی روح کے منافی ہوگی۔ بلکہ معاملات کو اور بھی گڈمڈ کر دے گی۔

روس فرانس اور امریکہ نے بھی چینی حکومت کو بتا دیا ہے۔ کہ ان کے معاملہ میں مداخلت نہیں کی جائیگی۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

روس ایٹم بم تیار کرے گا

اوٹاوا - ۲۱ جنوری - خیال کیا جاتا ہے - کہ پانچ سال بعد روس کے پاس ایٹم بم ہونگے اس خیال کے پیش نظر کینیڈا اور امریکہ کے دفاعی افسران اعلیٰ مشترکہ دفاعی انتظامات کی اسکیم تیار کر رہے ہیں - انہوں نے کینیڈا اور الاسکا کے درمیانی بحر منجمد شمالی میں ریڈار اسٹیشن قائم کرنے کا نقشہ مکمل کر لیا ہے تاکہ یہ اسٹیشن قبل از وقت حملے سے آگاہ کر سکیں -

شری راجگوپال آچاریہ کا طلبا سے خطاب

گورنر جنرل ہند نے دہلی یونیورسٹی کے چانسلر کی حیثیت سے آج سالانہ کانووکیشن کے جلسہ میں تقریر کی - آپ نے کہا - دہلی ایک تاریخی اور عظیم الشان جگہ ہے یہ دنیا بھر کے اہم مقامات میں شمار ہوتا ہے آپ کی یونیورسٹی ہند کے دارالسلطنت میں واقع ہونے کی وجہ ممتاز حیثیت رکھتی ہے - اس جگہ ہماری گذشتہ عظمت کے نشانات ہمارے گرد و پیش میں موجود ہیں - اس لئے دہلی کے شایان شان ہو - (ا - ا - س)

مڈل کا امتحان

لاہور ۲۱ جنوری - مغربی پنجاب میں لڑکیوں کا امتحان مڈل سکول ۴ اپریل ۱۹۴۹ء سے شروع ہو گا -

رنگون کے نزدیک حکومت اور باغیوں میں تصادم

رنگون - ۲۱ جنوری رنگون سے ۲۰ میل کے فاصلے پر ٹوانٹی یاکے نزدیک حکومت کی فوجوں اور باغیوں میں تصادم ہوا - اس تصادم کے بعد باغیوں نے ۳۰۰ مکان جلا دیئے - اس علاقے سے سوموار کے دن رنگون میں تقریباً ۵۰۰ پناہ گزین آ گئے ہیں - (اسٹار)

شام کیساتھ معاہدہ کی نئی برطانوی تجویز

دمشق ۲۱ جنوری "اخبار" کا کہنا ہے - کہ شام میں مقیم برطانوی سفارتخانے کے افسران نئی پیشکش کے لئے راستہ ہموار کر رہے ہیں یہ پیشکش شام اور لبنان کے ساتھ دوستی اور باہمی امداد کے معاہدوں کو طے کرنے کے لئے کی جائے گی - (اسٹار)

رائے شماری کی جنگ توپوں کی جنگ سے کہیں زیادہ کٹھن ہے

پاکستانی عوام اور حکومت کے تعاون کی ضرورت

لاہور ۲۱ جنوری - آج جموں و کشمیر کے عوامی لیڈروں اللہ رکھا ساغر مولوی نورالدین - عبدالغنی اور شوکت علی کا مقامی صحافیوں سے تعارف کرتے ہوئے جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے صدر چوہدری غلام عباس نے کہا رائے شماری کی جنگ سے کہیں زیادہ کٹھن اور دشوار گزار ہے - مسلمان جموں و کشمیر کی نمائندہ سیاسی جماعت اس جنگ میں دیوانہ وار کود پڑی ہے لیکن کامرانی کیلئے ضروری ہے کہ پاکستان کے عوام اور حکومت اس سے کماحقہ، تعاون کرے -

آپ نے کہا اس جنگ کو کھیل سمجھنے والے غلطی پر ہیں بلکہ یہ دور حلہ ہے - جس کے لئے مسلسل تگ و دو اور مساعی درکار ہیں -

مسٹر ساغر نے کہا - وادئ کشمیر کے عوام خوفزدہ ہیں - وہاں پولیس راج قائم ہے -

آغا شوکت علی نے جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے استحکام اور اس کے اعتماد رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے بتایا کہ عوام میں ہندوستان میں شمولیت کا کوئی بھی حامی نہیں ہے - لیکن غور طلب اور مشکل ترین مسئلہ یہ ہے کہ رائے شماری کن حالات میں ہو گی -

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر اللہ رکھا ساغر نے کہا کہ نئے حالات کے پیش نظر آزاد کشمیر حکومت میں چند تبدیلیاں کرنی پڑیں گی - جو زیر غور ہیں -

(نامہ نگار خصوصی)

شام میں تیل کی پائپ لائن

دمشق ۲۱ جنوری - حکومت شام اینگلو ایرانین آئل کمپنی کی اس اسکیم کے مسودہ کو بہت اہمیت دے رہی ہے - جس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ کمپنی کی پائپ لائن کو شامی علاقے میں سے گذارا جائے اور شمالی شام کے ساحل پہ ایک تیل کی بندرگاہ قائم کی جائے -

معلوم ہوا ہے کہ کمپنی نے یہ پیشکش کی ہے کہ وہ ہر سال شام کو بلا نفع اصلی لاگت پر ۳ لاکھ ٹن خام تیل مہیا کرے گی - اور اس تیل کو صاف کرنے کے لئے ایک کارخانہ قائم کرے گی - یہ کارخانہ شام کی حکومت کی ملکیت میں کر دیا جائے گا کمپنی نے جو رقم شام کی حکومت کو ادا کرنی ہو گی اس میں سے اس کارخانے کی تعمیر کے اخراجات نکال لئے جائیں گے - (اسٹار)

مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد میں گندم کی درآمد

کراچی ۲۱ جنوری - روس سے گیہوں لانے والے چار جہازوں کے کراچی پہنچنے کے بعد جو پچھلے مہینے ۷۸۹۰۰۰ من گیہوں لا چکے ہیں دو اور جہاز "نگولا چاری" اور "سوگیٹا کوچالا" نامی کراچی کی بندرگاہ میں پہنچے ہیں - یہ جہاز علی الترتیب ۱۶۰۰۰۰ اور ۲۳۱۰۰۰ من روسی گیہوں لائے ہیں ان جہازوں پر سے جلدی جلدی گیہوں اتارا جا رہا ہے - تاکہ ضرورتمند علاقوں کو فوراً پہنچا دیا جائے چونکہ مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد کو غلہ کی فوری ضرورت ہے - اسلئے وہاں سپیشل ٹرینوں میں لاد کر گیہوں پہنچایا جا رہا ہے - چنانچہ ۱۰ دسمبر لغایتہ ۱۱ جنوری کے عرصہ میں ۳۳۰۰۰ من گیہوں تیرہ اسپیشل ٹرینوں کے ذریعہ مغربی پنجاب پہنچا دیا گیا ہے - ۳۰ دسمبر لغایت ۱۵ جنوری کے عرصہ میں تین اسپیشل ٹرینیں جن میں سے ہر ٹرین پر گیہوں کی مساوی مقدار بار کی گئی تھی - صوبہ سرحد بھجوائی جا چکی ہیں - تقریباً ۴۸۰۰۰ من عمدہ آٹا بھی جو کناڈا سے خرید اگیا تھا کراچی پہنچا - وزارت خوراک نے اس امر کا انتظام کر لیا ہے کہ اسکے عملہ کے زیر نگرانی بغیر کسی ایجنٹ کی مدد کے دن رات کی محنت سے اس جہاز کو خالی کر دیا جائے یہ آٹا جہاز سے براہ راست اسپیشل گاڑیوں میں بھر کر ضرورت والے علاقوں میں بھیجا جا رہا ہے - ۱۳ جنوری سے ۱۷ جنوری ۱۹۴۹ء تک ۴۰۰۰ ۱۵ من آٹا مغربی پنجاب کو اور ۲۳۰۰۰ من آٹا صوبہ سرحد کو اسپیشل گاڑیوں میں روانہ کیا جا چکا ہے - اس کے علاوہ آٹے کی مزید مقدار بھی جہاز سے اترنے کے بعد مختلف علاقوں کو روانہ کی جا چکی ہے - اس آٹے کے جہاز سے اترنے کے ساتھ ہی "ایس ایس چیالاکس" جہاز کی صفائی کا کام بھی جاری ہے - یہ جہاز تقریباً ۲۶۱۰۰ من شکر برازیل سے لایا ہے - اس کے علاوہ ایک دوسرا جہاز جو برطانیہ سے تقریباً ۲۷۲۰۰۰ من لایا ہے - ابھی بندرگاہ میں پہنچ گیا ہے - اس کی صفائی کا انتظام بھی اس کے لنگر انداز ہوتے ہی شروع کر دیا جائے گا -

سوموار کو کابینہ کی میٹنگ فیصلہ کن ہو گی

لندن ۲۱ جنوری - خیال کیا جاتا ہے کہ سوموار کے دن برطانیہ کابینہ کی جو میٹنگ ہو گی وہ مسئلہ فلسطین کے لئے بہت زیادہ فیصلہ کن ہو گی - اور اس میٹنگ کی بدولت غالباً مسٹر بیون دارالعلوم کے سامنے ایک طویل عرصے کی پالیسی پیش کر سکیں گے - پالیسی کے لحاظ سے برطانیہ ابھی تک یہ چاہتا ہے کہ یہودی ریاست کا علاقہ کم سے کم ہو - اور یہودیوں کے وسیع علاقے حاصل کرنے کے خواب کو ختم کر دیا جائے - اور تمام کے تمام بیت المقدس پہ یہودیوں کے دعوے کو مسترد کر دیا جائے (اسٹار)

فضائیہ پاکستان میں بھرتی کا پروگرام

لاہور ۲۱ جنوری - فلائٹ لفٹیننٹ باقر ایئر سلیکشن افسر لاہور رائل پاکستان ائرفورس کے لئے افسروں اور ہوابازوں کی بھرتی کے لئے دورہ کر رہے ہیں - پروگرام حسب ذیل ہے :-

بہاولپور (ریاستی مہمان خانہ) ۱۱ فروری
سرگودھا (نہری ریسٹ ہاؤس) ۲۴-۲۵ فروری
گوجرانوالہ (دفتر روزگار) ۲۸ فروری

ہر جگہ دس بجے صبح بھرتی ہو گی - ۳۸ ایبٹ روڈ لاہور میں ہر روز ۹½ بجے صبح بھرتی ہو رہی ہے - سابق ہوا باز بھی بھرتی ہو سکتے ہیں -

فرانس کے ساتھ شام کا مالیاتی معاہدہ

دمشق - ۲۱ جنوری شام کی وزارت نے اس مالیاتی معاہدے کی تفصیلات پر غور و خوض مکمل کر لیا ہے جو فرانس کے ساتھ طے پائے گا - عنقریب اس معاہدے کو پارلیمان کے سامنے بحث مباحثے کے لئے پیش کر دیا جائیگا ایک معتبر حلقے نے سٹار کے نامہ نگار کو بتایا ہے - کہ اس معاہدے سے شام کو فرانس اور لبنان کے اسی قسم کے معاہدے کی نسبت زیادہ مراعات حاصل ہوں گی - فرانس شام کی کرنسی کی گارنٹی کے لئے تبدیلی کئے جانے والے پونڈ دے گا -

اس معاہدے کی رو سے شام فرانس کے لئے مشرق میں سب سے بڑی منڈی بن جائے گا - اور شام کی درآمد فرانس میں فروخت کی جائیں گی - مستقبل میں شام کی کرنسی کی حالت بہت مضبوط ہو جائیگی توقع ہے (اسٹار)

چاول کی فصل کا پہلا "کل پاکستان" تخمینہ بابت ۱۹۴۸-۴۹ء

کراچی ۲۱ جنوری ۱۹۴۸-۴۹ء کے لئے چاول کی کاشت کا رقبہ پہلے تخمینہ کے مطابق ۲۰۶۵۵۰۰۰ ایکڑ ہے پچھلے سال کے پہلے تخمینہ کے مطابق یہ رقبہ ۲۰۲۲۹۰۰۰ ایکڑ تھا یعنی اس میں ۲۱۱ فی صدی کا اضافہ ہوا - سوائے مغربی پنجاب اور مشرقی بنگال کی موسم خزاں کی فصل کے، پاکستان کے تمام حصوں میں مذکورہ فصل میں اضافہ ہوا ہے - مغربی پنجاب میں سیلابوں اور تخم ریزی کے وقت بہت زیادہ بارش ہو نے کی وجہ سے اس رقبہ میں ۱۳۶۹ فی صدی کی کمی ہوئی -

اب چاول کی کاشت کی حالت وہی ہے جو عام طور پر ہوتی ہے - سوائے ان علاقوں کے جہاں سیلابوں سے فصل کو نقصان پہنچا ہے -